10168
۳/۲

دار الافتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے میں کہ

سکول یا مدارس لیجانے والی گاڑیوں میں عام طور پر صرف ڈرائیور اور لڑکیاں ہوتی ہیں چونکہ یہ سفر غیر شرعی ہے اور عورت کے لیے غیر شرعی سفر بلا محرم جائز ہے لیکن دوسری طرف خلوت بالاجنبی کا مسئلہ ہے زید کی رائے اس میں یہ ہے کہ اگر گاڑی میں ایک سے زیادہ عورتیں ہیں تو خلوت لازم نہیں آئیگی لہذا لڑکیوں کا ڈرائیور کیساتھ آنا جانا صحیح ہے دلیل میں احسن الفتاوی ۸ / ۵۱ پر اسی طرح ایک مسئلہ ہے پیش کر رہے ہیں جس میں حضرت رحمہ اللہ نے دو یا زیادہ لڑکیاں ہوں ڈرائیور کے لیے لانا لیجانا جائز فرمایا ہے۔ اور دلیل میں خلوت صحیحہ کی عبارت ذکر کی ہے۔

عمرو کی رائے یہ ہے کہ خلوت کی دو قسمیں ہیں (۱) مطلق خلوت یعنی تنہائی اختیار کرنا کسی بھی مکان میں اور یہ خلوت عورتوں کی موجودگی سے ختم نہیں ہوتی (طحطاوی ۱/۸۴۲ عربیہ) (۲) خلوت صحیحہ یعنی مرد و عورت کا ایسے مکان میں جمع ہونا کہ غیر کے مطلع ہونے سے دونوں مامون ہوں اجنبی عورت کیساتھ جس خلوت کی ممانعت ہے وہ مطلق خلوت ہے خلوت صحیحہ نہیں ہے خلوت صحیحہ کو فقہاء کرام رحمھم اللہ نے محض ثبوت مہر وغیرہ کے احکام کے لیے بمنزلہ وطی قرار دیکر بیان کیا ہے جس سے اجنبی عورت سے خلوت پر استدلال نہیں کیا جاسکتا ورنہ غیر صحیح خلوت کا اجنبیہ کیساتھ جائز ہونا لازم آئے گا مثلا کسی کھلی عام جگہ میں اجنبی مرد و عورت دونوں کا بیٹھنا یا کسی کمرے میں جسکے دروازے کھلے ہوں وغیرہ حالانکہ نفس خلوت یہاں بھی ہے۔ اس تفصیل کے پیش نظر عمرو کہتا ہے کہ صرف لڑکیوں کا تنہا ڈرائیور کیساتھ آنا جانا بھی ناجائز ہے البتہ ڈرائیور کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی ہو یا گاڑی کے درمیان میں کوئی موٹا پردہ لگا دیا جائے جس سے دونوں کا مکان الگ ہوجائیگا تو نفس خلوت ختم ہونے کی وجہ سے آنا جانا جائز ہوگا۔

درج بالا تفصیل کے مطابق ہم زید و عمرو دونوں میں سے کس کی بات پر عمل کریں

نوٹ۔ تحقیق کے دوران فقہاء کرام رحمھم اللہ کی عبارت "مسجد میں خلوت کا تحقق نہیں ہوتا" ملاحظہ ہو

[illegible]

وليس معه رجل فيه ذلك نسوة في الصلاة فلا باس بذلك وان كان بعضهن في بيت او في مكان غير المسجد فاني اكره —— (الاصل ۱/۱۶۲ عالم الکتب)

بینوا توجروا

سائل اسد علی شاہ

پتہ - ماڑی پور کراچی ہاکس بے روڈ نزد فاؤنڈیشن پبلک اسکول مدنی کالونی مکان نمبر 570

موبائل - 03351323613

دار الافتاء

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں خلوت زوجین (یعنی خلوت صحیحہ) اور خلوت بالاجنبیہ میں جو فرق بیان کیا گیا ہے وہ تلاش بسیار کے باوجود ہمیں نہیں ملا۔

واضح رہے کہ فقہی اصطلاح میں خلوت کہتے ہیں جہاں مرد اور عورت بالکل اس طور پر اکیلے ہوتے ہوں کہ ملاپ میں ان کے لئے کوئی چیز مانع نہ ہو، چنانچہ القاموس الفقهی میں ہے:

الخلوة: مكان الانفراد بالنفس، أو بغيرها. شــرعا: أن يخلو الرجل بامرأته على وجه لا يمنع من الوطئ من جهة العقل، كحضور أحد من الناس، أو من جهة الشرع، كمسجد أو حيض أو صوم فريضة أو إحرام. (القاموس الفقهي (ص: ۱۲۲))

جبکہ وین میں اول تو ایک سے زائد طالبہ ہوتی ہیں جو خلوت کے لئے مانع ہے، كما في الشــامية اور دوسرا یہ کہ طالبات کا وین ڈرائیور کے ساتھ آنا جانا شاہراہ عام پر ہوتا ہے، جہاں عموماً لوگوں اور گاڑیوں کی آمد ورفت رہنے کی وجہ سے دوسروں کی نگاہ وین پر پڑتی رہتی ہے اور فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات کے مطابق شاہراہ عام پر ہونے والی خلوت اصطلاحی خلوت میں داخل نہیں، چنانچہ علامہ شامی رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

ان لإقامة الخلوة مقام الوطء شــروطا أربعة: الخلوة الحقيقية، وعدم المانع الحســي أو الطبعي أو الشرعي، فالأول للاحتراز عما إذا كان هناك ثالث فليست بخلوة وعن مكان لا يصلح للخلوة كالمسجد والطريق العام والحمام إلخ (رد المحتار (۳/ ۱۱۴))

شاہراہ عام پر خلوت کے متعلق مسلم شریف کی ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک عورت آپ ﷺ سے کچھ دریافت کرنے آئی، اس پر آپ ﷺ اس عورت کے ساتھ راستہ کے ایک کنارے پر ہوگئے، مسلم شریف میں ہے:

﴿عن أنس أن امرأة كان فى عقلها شىء فقالت يا رسول الله إن لى إليك حاجة فقال « يا أم فلان انظرى أى السكك شئت حتى أقضى لك حاجتك ». فخلا معها فى بعض الطرق حتى فرغت من حاجتها﴾.((صحيح مسلم للنيسابوري رحمه الله (۷/ ۷۹))

اس حدیث کی تشریح میں علامہ نووی رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ چونکہ شاہراہ عام پر تھے اس لئے یہ خلوت بالاجنبیہ نہیں تھی، چنانچہ شرح النووی میں ہے:

(خلا معها في بعض الطرق) أي وقف معها في طريق مسلوك ليقضي حاجتها ويفتيها [illegible] الخلوة ولم يكن ذلك من الخلوة بالأجنبية فان هذا كان في ممر الناس ومشاهدتهم [illegible] وإياها لكن لا يسـمعون كلامها لأن مسألتها مما لا يظهره والله أعلم-((شـرح النووي [illegible] مسلم (۱۵/ ۸۳))

دار الافتاء

﴿جاری ہے---﴾

Scanned by CamScanner

ومثله فی تکملة فتح الملهم شرح صحیح مسلم ٤/٥٤٠ لشیخنا المفتی محمد تقی العثمانی حفظه الله تعالی۔

مرقاة المفاتیح میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

(فخلا) أي: مضى (معها في بعض الطرق) ، أي ووقف معها وسمع كلامها ورد جوابها (حتى فرغت من حاجتها) . وفيه تنبيه على ان الخلوة مع المرأة في زقاق ليس من باب الخلوة معها في بيت على احتمال أن بعض الأصحاب كانوا واقفين بعيدا عنهما مراعاة لحسن الأدب. (رواه مسلم) . مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٩/ ٣٧١٤)

تو روایت میں اگرچہ اس کو بھی خلوت کہا ہے لیکن حضرات شراح حدیث رحمہم اللہ تعالی نے اس کے شاہراہ عام پر ہونے کی بنا پر اس کے خلوت بالاجنبیہ ہونے کی نفی کی ہے، اس لئے طالبات کے نامحرم ڈرائیور کے ساتھ وین میں آنے جانے کو خواہ طالبہ ایک ہو یا زیادہ، خلوت محرمہ میں داخل کرنا درست معلوم نہیں ہوتا۔

اس تفصیل کے بعد صورت مسئولہ کا حکم یہ ہے کہ اگر وین، گاڑی کے شیشوں پر پردہ وغیرہ نہ ہو اور خوفِ فتنہ بھی نہ ہو اور طالبات باپردہ ہوتی ہوں اور ان کی ڈرائیور سے بے تکلفی نہ ہوتی ہو تو شہر کے اندر اندر طالبات کا وین ڈرائیور کے ساتھ آنے جانے کی گنجائش ہے، البتہ ۴۸ میل یا اس سے زیادہ دور کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے جائز نہیں اگرچہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ بھی ہو۔

واضح رہے کہ ایک طالبہ کا تنہا وین میں ہونا عمومی طور پر موجبِ فتنہ ہے، لہذا حتی الامکان یہ لازم ہے کہ وین میں کم از کم ایک سے زائد طالبہ موجود رہیں۔

تكملة فتح الملهم شرح صحيح مسلم ٤: ٥٤٠

"فخلا معها في بعض الطرق" أي وقف معها في طريق مسلوك ليقضي حاجتها ويفتيها في الخلوة ولم يكن ذلك من الخلوة بالأجنبية، فان هذا كان في ممر الناس ومشاهدتهم إياه وإياها لكن لا يسمعون كلامها وفى الحديث كمال تواضعه صلى الله عليه وسلم ما لا يخفى۔

البناية شرح الهداية (٤/ ١٥٢)

(ولهذا تحرم الخلوة) ش: أي ولأجل زيادة الفتنة بانضمام المرأة إليها تحرم الخلوة على الزوج م: (بالأجنبية) ش: أي بالمرأة الأجنبية م: (وإن كان معها غيرها) ش: أي مع الأجنبية غير الأجنبية.

فإن قلت: إذا شهد على الزوج بطلاق امرأته ثلاثا، قلتم يحال بينها وبينه بامرأة ثقة حتى تزكي الشهود، وكذا قلتم بالحيلولة بثقة في الطلقات الثلاث إذا اعتدت في بيت الزوج فما جعلتم انضمام المرأة إلى المرأة فتنة؟

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

أجيب بأن الإقامة بموضع أحسن من الأمنية لقدره على دفعه في مثله، السفر فإنه مظنة العجز عن الدفع مع أن النص فرق بينهما.

الأصل المعروف بالمبسوط للشيباني (١/ ١٦٤)

قلت ارايت الرجل يؤم النساء ليس معهن رجل غيره قال أما إذا كان مسجد جماعة تقام فيه الصلاة وهو إمام فتقدم يصلي وليس معه رجل فدخلت نسوة في الصلاة فلا بأس بذلك وأما أن يخلو بهن في بيت أو في مكان غير المسجد فإني أكره له ذلك إلا أن يكون معهن ذات محرم منهن.

رد المحتار (٦/ ٣٦٨)

والذي تحصل من هذا أن الخلوة المحرمة تنتفي بالحائل، وبوجود محرم أو امرأة ثقة قادرة.

البحر الرائق (٤/ ١٦٨)

وقد استفيد من كلامهم ان الحائل يمنع الخلوة المحرمة، قال في الظهيرية: يجعل بينهما حجاب حتى لا يكون بينه وبين امرأة أجنبية خلوة؛ وإنما اكتفي بالحائل لأن الزوج معترف بالحرمة ا هـ فيمكن أن يقال في الأجنبية كذلك وإن لم تكن معتدته إلا ان يوجد نقل بخلافه.

رد المحتار (٣/ ٥٣٧)

(قوله: ومفاده أن الحائل إلخ) أي مفاد التعليل أن الحائل يمنع الخلوة المحرمة. ويمكن أن يقال في الأجنبية كذلك وإن لم تكن معتدته إلا ان يوجد نقل بخلافه بحر. (قوله: أو كان الزوج فاسقا) لأنه إنما اكتفي بالحائل لأن الزوج يعتقد الحرمة فلا يقدم على المحرم إلا ان يكون فاسقا فتح.

والله تعالى أعلم

عزیر طارق بلوانی عفی اللہ عنہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۲/ربیع الاول/۱۴۳۹ھ
۱۱/دسمبر/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۲۳/۳/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۲۳/۳/۱۴۳۹

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسیٰ
۲۲-۳-۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۳/۳/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۵/۳/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۷/۳/۱۴۳۹ھ

Scanned by CamScanner